www.ahlulathar.net

کیا ولی اپنی موت کے بعد نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے؟

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: جب کسی نیک ولی شخص کی موت ہو جاتی ہے، تو کیا وہ اپنی موت کے بعد نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے؟ یعنی کیا اس کی موت کے بعد لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ وہ لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچائے یا اس کی وفات کے بعد کیا ہوتا ہے؟

جواب: الحمدللہ، اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگوں میں سے ولایت کے سب سے زیادہ حقدار اور ان میں سب سے عظیم ولایت اللہ کے نبی ﷺ کو حاصل ہے، اور (اس کے باوجود) اللہ نے آپ ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ امت کو یہ بات پہنچا دیں کہ آپ ﷺ خود کو نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے مگر جتنا اللہ چاہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ لا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلا ضَرًّا إِلا مَا شَاءَ اللَّهُ

(یعنی: آپ کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ) کہ میں خود اپنی ذات کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی نقصان کا مگر اتنا جتنا اللہ نے چاہا ہو)

(سورۃ الاعراف: ۱۸۸)

اسی طرح اللہ نے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ان کے بارے میں اسی طرح کی بات کہیں، تو فرمایا:

قُلْ إِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلا رَشَدًا

(یعنی: کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں) (سورۃ الجن: ۲۱)

تو جب یہ ان کی بات ہے جو لوگوں میں سے ولایت کے سب سے عظیم مرتبے پر فائز ہیں، اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ترین ہیں اور یہ محمد ﷺ ہیں، تو تم ان اولیاء کے بارے میں کیا کہو گے جو آپ ﷺ سے درجے میں کم ہیں؟ تو جو بھی ولی یا نبی یا فرشتے ہیں وہ کسی کے لئے بھی کوئی نقصان یا نفع کا اختیار نہیں رکھتے مگر جتنا اللہ چاہے۔ اور جو اس (نفع و نقصان) کا مالک ہے وہ اللہ ہی ہے اور وہی اللہ عزوجل مخلوق کی تدبیر کرتا ہے۔ تو جب کوئی ولی اپنی زندگی میں نفع اور نقصان کا مالک نہیں تو پھر اپنی موت کے بعد تو وہ من باب اولیٰ اس کا مالک نہیں۔ لہذا اولیاء کا کائنات کی تدبیر میں کوئی حصہ نہیں، اور نہ ہی مخلوق کے لئے نفع و نقصان میں۔ تو انسان پر یہ واجب ہے کہ وہ ان چیزوں کے بارے میں اللہ عزوجل کو اکیلا مانے کیونکہ وہی ان چیزوں کا مالک ہے۔

پھر میں کہتا ہوں اس بھائی سے (جس نے سوال پوچھا ہے) اور اس کے علاوہ اوروں سے بھی کہ یہ ضروری ہے کہ کسی کو ولایت کے وصف سے موصوف کرنے سے پہلے اس بات کی تحقیق کرلیا کرو کہ تم کسے یہ (ولایت کا) وصف دے رہے ہو؟ ہوسکتا ہے کہ کسی کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہو کہ یہ ولی اللہ ہے جبکہ وہ اللہ عزوجل کا دشمن ہو! کیونکہ اس نے لوگوں کو گمراہ کیا ہوگا یا اللہ کے دینِ حق سے روکا ہوگا اور لوگوں کو خرافات اور کرتب وغیرہ دکھا کر دھوکے میں ڈالا ہوگا۔ ولایت (کو جاننے) کے لئے میزان وہ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے فرمان میں ذکر کیا ہے:

أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ * الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

(یعنی: یاد رکھو، اللہ کے اولیاء (دوستوں) پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگیں ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کی (اللہ کی اطاعت کی اور نافرمانی سے بچے) (سورۃ یونس: ٦٢،٦٣)

توجو بھی تقویٰ والا مومن ہوگا وہ اللہ کا ولی ہوگا۔ اگر کسی شخص کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ وہ ولی ہے تو ہم اس کا اللہ عزوجل پر ایمان اور تقویٰ کو دیکھیں گے، اور کیا وہ اللہ عزوجل کی شریعت پر قائم ہے؟ کیا وہ نبی ﷺ کی اتباع کرنے پر حریص (اور خواہشمند) ہے؟ اپنے قول وفعل سے اللہ تعالیٰ کی شریعت کو نافذ کرنے والا ہے؟ اگر نہیں تو وہ اللہ کا ولی نہیں گرچہ وہ گمان کرتا ہو کہ وہ اللہ کا ولی ہے! اگر وہ عبادت یا عقیدے میں کوئی نئی چیز نکال کر لاتا ہے اور وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ ولی ہے تو وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے کیونکہ وہ تقویٰ والا نہیں ہے اور ولی وہ ہے جو ایمان لانے والا (مومن) اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہو۔

(مصدر: سلسلۃ فتاویٰ نور علی الدرب: کیسیٹ نمبر: ٨)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد